



سوال

(02) موت کی تمنا کرنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرح الصدور میں یہ حدیث ہے ((لَا يَسْتَمْتِنِينَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا أَنْ يَتَّقِيَ بَعْدَهُ)) ”یعنی چلبیسے کہ آرزو نہ کرے موت کی کوئی تم میں سے مگر جب اس کو اپنے عمل پر وثوق ہووے“ تو ظاہراً اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کی تمنا کرنا جو اس وقت جائز قرار دیا گیا ہے۔ کہ جب اپنے عمل پر وثوق ہووے تو یہ تعلیق محال ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں وارد ہوا ہے۔ **فَأَنْذَرُؤَلَا تَنْفُؤُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ** ”یعنی پس نکل جاؤ اطراف سے زمین اور آسمان کے اور نہ نکلو گے مگر قوت سے یعنی لیکن تم کو وقت نہیں کہ نکل سکو گے۔“ یعنی عمل قبول ہونے کا دار و مدار اخلاق پر ہے۔ اور اخلاق کا دار و مدار اس پر ہے کہ عجب اور ریاء نہ ہووے اور اس سے بچنا دشوار ہے تو ثابت ہوا کہ محال ہے کہ عمل پر وثوق ہووے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے۔ اور بعضے علمائے زمانہ سمجھتے ہیں کہ یہ تعلیق محال کے ساتھ نہیں اور عمل پر وثوق ہونا ممکن ہے اور اس وقت جائز ہے کہ موت کی تمنا کی جاوے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ جو حدیث شریف میں ہے ((لَا يَسْتَمْتِنِينَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا أَنْ يَتَّقِيَ بَعْدَهُ)) ”یعنی چلبیسے کہ آرزو نہ کرے موت کی کوئی تم میں سے مگر اس وقت کہ اپنے عمل پر وثوق ہووے۔“ تو اس حدیث کا ظاہری یہی معنی ہے کہ تحریر فرمایا ہے یعنی تعلیق بالمحال کے قبیل سے ہے اور اس کی تین دلیلیں ہیں۔ اول یہ کہ یہ روایت صحاح میں نہیں، دوسری کتاب میں ہے اور عموم نہی کی روایت صحاح میں ہے تو عموم بہتر ہوا تو چلبیسے کہ یہ روایت تعلیق بالمحال پر حمل کی جائے تا دونوں طرح کی روایات میں تامکان تطبیق ہووے۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ صحاح میں عموم نہی کی جو روایات ہیں ان کی علت عام ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کو اپنے عمل پر وثوق ہووے نہ کہ اس کے حق میں بھی منع ہے کہ موت کی تمنا کرے۔ اور جو حکم ایسا ہووے کہ شارح کے کلام میں اس کی عام علت مذکور ہووے تو اس حکم کی تخصیص جائز نہیں اور وہ روایت کہ اس میں عام علت مذکور ہے یہ کہ ((لَا يَسْتَمْتِنِينَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِحُضْرٍ يَنْزِلُ بِرَأْسِ مَسِينًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ وَإِنَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ)) ”یعنی چلبیسے کہ آرزو نہ کرے موت کی تم میں سے کوئی سبب کسی تکلیف کے کہ اس پر واقع ہوئے اس واسطے کہ وہ شخص یا گناہ گار ہے تو شاید آئندہ توبہ کرے۔ اور یا نیک ہے تو شاید اس کی نیکی اور زیادہ ہوئے۔“ یہ ترجمہ حدیث مذکور کا ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ جس کو اپنے عمل پر وثوق ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ انے کو نیک جانتا ہوگا۔ اور نیک کے حق میں بھی موت کی آرزو کرنا منع ہے۔ اس واسطے کہ پھر موت کے بعد ممکن نہ ہوگا کہ نیکی میں زیادتی ہوئے۔ اور یہ علت اس شخص کے حق میں موجود ہے کہ اس کو اپنے عمل پر وثوق ہوئے، تو اس کے حق میں بھی نہی ثابت ہوئی البتہ اگر نہی کی علت ہوتی کہ اس میں تردد ہوئے کہ موت کے بعد کیا حال ہوگا یعنی عذاب ہوگا یا راحت ہوگی۔ تو اس صورت میں اگر عمل پر وثوق ہوئے۔ تو نہی کی علت منفی ہو جاتی ہے۔ لیکن فی الواقع نہی کی علت یہ ہے کہ موت کے بعد عمل موقوف ہو جائے گا۔ تو اس علت میں عمل پر وثوق ہونے کو کچھ دخل نہیں تو یہی امر متعین ہوا کہ سوال میں جو حدیث مذکور ہے اس میں تعلیق بالمحال ہے۔ اور تیسری دلیل یہ ہے کہ اگرچہ آرزو نے عقل کے محال نہیں

